اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امام اہلسنت شاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

مسمّٰی بنام تاریخی **الملفوظ** ۱۳۳۸ھ

معروف بہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

مکمل 4 حصے

مؤلف: شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدار اہلسنت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا

محمد مصطفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

اعلیٰ حضرت مُجدّدِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلْمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ھند

حضرتِ علّامہ مولانا محمد مُصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلِس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃُ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net
Ph:4921389-90-91 Ext:1268

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

تَوَکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتمادِ عَلَی الْاَسباب کا ترک ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

marfat.com

الیاس علیہ السلام "بَرّ" ﴿خشکی﴾ میں ہیں۔(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ،حرف الخاء المعجمۃ،باب ماوردفی تعمیرہ،ج۲،ص۲۵۲)

انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں

﴿پھر فرمایا﴾ چار نبی زندہ ہیں کہ اُن کو وعدۂ الٰہیہ ابھی آیا ہی نہیں یوں تو ہر نبی زندہ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ

بے شک **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) نے حرام کیا ہے زمین پر کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کو خراب کرے تو **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ،کتاب الجنائز،باب ذکر وفاتہ......الخ،الحدیث۱۶۳۷،ج۲،ص۲۹۱)

اَنبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایک آن کو محض تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ کے لیے موت طاری ہوتی ہے بعد اس کے پھر اُن کو حیاتِ حقیقی حِسّی دنیوی عطا ہوتی ہے۔

خیر ان چاروں میں سے دو آسمان پر ہیں اور دو زمین پر۔ خضر و الیاس علیہما السلام زمین پر ہیں اور ادریس و عیسٰی (علیہما السلام) آسمان پر۔(الدر المنثور،سورۃ کہف،تحت الآیۃ۶۰،ج۵،ص۴۳۲،الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ،حرف الخاء المعجمۃ،باب ماوردفی تعمیرہ،ج۲،ص۲۵۲)

ہر جان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے

عرض : حضور اِن پر موت طاری ہوگی؟

ارشاد : ضرور

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ　ترجمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے

(پ۴،ال عمران:۱۸۵)

﴿پھر فرمایا﴾ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾　جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہوں گے۔

(پ۲۷،الرحمٰن:۲۶)

marfat.com

وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِي

اگر موسیٰ (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو انہیں کچھ گنجائش نہ ہوتی سوا میری اطاعت کے۔

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی الایمان بالقرآن، الحدیث ۱۷۷، ج۱، ص۲۰۰)

افترا بھی کیا اور کال نہ کٹا، ان کا مقصود اس افتراء سے وفاتِ مسیح ثابت کرنا ہے اور جب وفات ثابت ہو جائے گی تو ان کے نزدیک نزول نہ ہوگا تو ایک مثل کا (یعنی ان کی طرح کے ایک انسان کا) نزول ماننا پڑے گا۔ حالانکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیوی ہے۔

حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ثبوت میں احادیث مبارکہ

صحیح حدیث میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کھانا حرام فرمادیا ہے تو اللہ (عزوجل) کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ......الخ، الحدیث ۱۶۳۷، ج۲، ص۲۹۱)

دوسری صحیح حدیث میں ہے:

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ

انبیاء (علیہم السلام) سب زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، الحدیث ۳۴۱۲، ج۳، ص۲۱۶)

حیات انبیاء کا منکر گمراہ ہے

اگر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات مان بھی لی جائے تو ان کی موت بلکہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے صرف آنی (یعنی ایک پل کے لئے) ہے ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے۔ یہ مسئلہ قطعیہ، یقینیہ، ضروریات مذہب اہلسنت سے

marfat.com

ہے، اس کا منکر نہ ہو گا مگر بدمذہب گمراہ۔ تو پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہی ہیں ان کا نزول مُمتنع کیونکر ہو گیا۔

چار انبیاء کرام علیہم السلام کو ابھی تک وعدۂ الٰہیہ نہیں پہنچا

﴿پھر فرمایا﴾ چار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وہ ہیں جن پر ابھی ایک آن کے لیے بھی موت طاری نہیں ہوئی۔ دو آسمان پر سیدنا ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام[1] اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، اور دو زمین پر سیدنا الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام۔(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، حرف الخاء المعجمۃ، باب ماوردفی تعمیرہ، ج۲، ص۲۵۲) ہر سال حج میں یہ دونوں حضرات جمع ہوتے ہیں، حج کرتے ہیں، ختمِ حج پر زمزم شریف کا پانی پیتے ہیں کہ وہ پانی ان کو کفایت کرتا ہے سال بھر کے طعام و شراب (یعنی کھانے، پینے) سے۔(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، حرف الخاء المعجمۃ، باب ماوردفی تعمیرہ، ج۲، ص۲٦٤)

روزہ کے لئے نیت ضروری ہے

عرض: صومِ وصال[2] تو غیرِ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ناجائز ہے۔ پھر جب یہ سال بھر کچھ نوش نہیں فرماتے ہیں تو سال بھر کا صوم (یعنی روزہ) متصل ہوا۔

ارشاد: صوم میں نیت ضروری ہے بغیر نیت کے روزہ نہیں ہوتا۔

ایامِ تشریق میں روزہ رکھنے کا حکم

عرض: ایامِ تشریق (یعنی ۹ تا ۱۳ ذی الحج) و عید الفطر میں کچھ نہ کچھ کھانا ضروری ہے؟

ارشاد: ان ایام میں روزہ حرام ہے کھانا ضروری نہیں۔ روزہ ایک ماہ کا فرض ہے اور کھانا کسی روز کا فرض نہیں۔[3]

روزہ کے لئے اِفطار ضروری نہیں

عرض: روزہ کے لیے تو افطار "رکن" ہے بغیر افطار کے روزہ نہیں ہو سکتا؟

---

[1]: "علیٰ اَحدِ القَولَین کما سَبَق" ۱۲ مؤلف غفرلہٗ

[2]: روزہ رکھ کر افطار نہ کرنا اور دوسرے دن پھر روزہ رکھنا۔ (بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۵، ص۹۷٦)

[3]: یعنی علی التعیین ۱۲ مؤلف غفرلہ

marfat.com